فتاویٰ امن پوری (قسط ۲۹)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: کیا ''فقر'' کے درجات ہیں؟

جواب: صوفیا فقر کے درجات بیان کرتے ہیں؛ صلی، سالکین، قانتین، واصلین ......وغیرہ۔ یہ سب صوفیا کی کاروائی ہے۔ کتاب وسنت میں اس ترتیب پر کوئی برہان نہیں۔

سوال: کیا نبی کریم ﷺ کے فضلات پاک ہیں؟

جواب: نبی کریم ﷺ کے فضلات کے پاک ہونے پر کوئی دلیل نہیں۔

سوال: کیا کسی صحابی نے نبی کریم ﷺ کا پیشاب پیا؟

جواب: سیدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک رات نبی اکرم ﷺ مٹی کے برتن کے پاس اُٹھ کر تشریف لائے اور اس میں پیشاب کیا۔ اسی رات میں اُٹھی اور مجھے پیاس لگی ہوئی تھی۔ میں نے جو اس میں تھا، پی لیا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس واقعہ کی خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''خبردار! بے شک آپ آج کے بعد کبھی اپنے پیٹ میں بیماری نہ پاؤ گی۔''

(المستدرك للحاكم : 63/4، حلية الأولياء لأبي نعيم : 67/2، دلائل النّبوة لأبي نعيم : 380/2، المعجم الكبير للطّبراني : 89/25، التّلخيص الحبير لابن حَجَر : 31/1، البِداية والنّهاية لابن كثير : 326/5، الإصابة لابن حَجَر : 433/4)

اس کی سند سخت ''ضعیف'' ہے۔ عبدالملک بن حسین ابو مالک نخعی ''متروک'' ہے۔

(تقريب التّهذيب لابن حجر : 8337)

تنبیہ:

ابویعلی کی سند میں ابو مالک نخعی کا واسطہ گر گیا ہے۔اس پر قرینہ یہ ہے کہ ابو مالک نخعی کے اساتذہ میں یعلی بن عطاء اور یعلی بن عطاء کے شاگردوں میں ابو مالک نخعی موجود ہے، جبکہ یعلی بن عطاء کے شاگردوں میں حسین بن حرب موجود نہیں۔اس سند کے دو راوی مسلم بن قتیبہ اور الحسین بن حرب کا تعین اور توثیق درکار ہے۔

❁ حافظ سیوطی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''ابویعلی، حاکم، دارقطنی اور ابونعیم نے اسے ام ایمن رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے۔''

(الخصائص الکبری للبیهقي : ۲۵۲/۲)

حافظ سیوطی یہ باور کرارہے ہیں کہ یہ سند ایک ہی ہے، جس کا دارومدار ابو مالک نخعی پر ہے جو کہ متروک ہے، نیز الولید بن عبدالرحمٰن کا ام ایمن رضی اللہ عنہا سے سماع بھی درکار ہے۔

ابویعلی کے علاوہ باقی سب میں نبیح عنزی اور ام ایمن رضی اللہ عنہا کے درمیان انقطاع ہے۔

(التلخیص الحبیر لابن حجر :171/1)

❁ ایک روایت میں ہے:

''......اس کے بعد خاتون مرض الموت تک کبھی بیمار نہیں ہوئی۔''

(التلخیص الحبیر لابن حجر :32/1)

اس کی سند ''منقطع'' اور ''مدلَّس'' ہے۔اس میں امام عبدالرزاق اور امام ابنِ جریج دونوں ''مدلِّس'' ہیں اور مخبر نامعلوم ومجہول ہے۔

❁ امیمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لکڑی کا ایک پیالا تھا، جس میں آپ پیشاب کرتے

تھے، پھر اسے چارپائی کے نیچے رکھ دیا جاتا۔ ایک ''برکہ'' نامی عورت آئی۔ وہ سیدنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حبشہ سے آئی تھی۔ اس نے وہ پیالا نوش کرلیا۔ سیدنا زینب رضی اللہ عنہا نے اس سے پوچھا، تو اس نے کہا: میں نے اسے پی لیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نے آگ سے بچاؤ حاصل کرلیا ہے، یا فرمایا: ڈھال بنالی ہے یا اس طرح کی کوئی بات کہی۔''

(الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم : 3342، وسندهٗ حسنٌ ، الاستيعاب في معرفة الأصحاب لابن عبد البر : 251/4، وسندهٗ حسنٌ، المعجم الكبير للطّبراني : 189/24، السّنن الكبرى للبيهقي : 67/7، وسندهٗ صحيحٌ)

غالباً یہ کام اس لونڈی سے غلطی سے سرزد ہو گیا تھا اور غلطی سے ایک ناپسندیدہ کام کرنے پر جو کراہت اور تکلیف بعد میں اسے ہوئی اس کے عوض میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے جہنم سے آزادی مل گئی کیونکہ مؤمن کی کوئی مشقت و تکلیف نیکی سے خالی نہیں ہوتی۔ واللہ اعلم بالصواب!

سوال: کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضلات کو زمین نگل لیتی تھی؟

جواب: اس پر کوئی صحیح دلیل معلوم نہیں۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے:

''جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے بیت الخلا جاتے، تو بعد میں میں بھی داخل ہوتی، مگر وہاں (بول و براز میں سے) کچھ نظر نہ آتا، البتہ میں وہاں خوشبو محسوس کرتے۔ یہ بات میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی، تو فرمایا: ''عائشہ! آپ جانتی نہیں! ہمارے (انبیائے کرام کے) اجسام جنتی روحوں پر پروان چڑھتے ہیں، ان اجسام سے جو بھی نکلتا ہے، زمین اسے نگل جاتی ہے۔''

(دلائل النّبوة للبيهقي : 70/6)

روایت جھوٹی ہے۔ حسین بن علوان ''کذاب'' ہے۔

۞ حافظ بیہقی رحمہ اللہ نے اس روایت کو ''موضوع'' (من گھڑت) قرار دیا ہے۔

اس حدیث کی اور بھی سندیں ہیں؛

❁ طبقات ابن سعد (۱/ ۱۳۵)، دلائل النبوہ لابی نعیم (۳۶۴) اور معجم اوسط طبرانی (۸۳۵۷) والی سند بھی جھوٹی ہے۔

① عنبسہ بن عبدالرحمٰن قرشی متروک وکذاب ہے۔

② محمد بن زاذان مدنی متروک ہے۔

❁ الخصائص الکبری للسیوطی (۱/۱۲۱) میں مذکور امام ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ والی سند بھی جھوٹی ہے۔

① عبدالکریم الخزاز غیر ثقہ اور غیر معتبر ہے۔

② ابوعبداللہ مدینی کا مجہول ہے۔

(الاستيعاب لابن عبد البر : 4080)

۞ نیز حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

(الاستيعاب لابن عبد البر : 4080)

❁ مستدرک حاکم (۶۹۵۰) والی سند بھی سخت ضعیف ہے۔

① منہال بن عبیداللہ کے حالات زندگی نہیں ملے۔

② اس کا استاذ مبہم ونامعلوم ہے۔

❁ العلل المتناہیہ لابن الجوزی (۱/۱۸۲) میں الافراد للدارقطنی سے منقول روایت بھی سخت ضعیف ہے۔ محمد بن حسان اموی کی توثیق نہیں مل سکی۔

❁ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ نے اس روایت کو ضعیف وغیر ثابت قرار دیا ہے۔

❁ اس معنی کی روایت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی منقول ہے۔

(إمتاع الأسماع للمقريزي : 302/5)

یہ سند جھوٹی ہے۔

① محمد بن سائب کلبی متروک کذاب ہے۔

② ابوصالح باذام ضعیف ومختلط ہے۔

③ ابوصالح کا سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع ثابت نہیں۔

❁ اسی معنی کی روایت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

(رواة مالك للخطيب، نقلًا الزيادات على الموضوعات للسّيوطي : 250)

سند سخت ضعیف ہے۔

① عبداللہ بن لیث استرابازی کی توثیق نہیں ملی۔

② اسحاق بن صلت غیر معتبر راوی ہے، اس کی توثیق بھی ثابت نہیں۔

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اس (اسحاق بن صلت) نے امام مالک رحمہ اللہ سے منسوب سخت منکر روایت بیان کی ہے۔ یہاں تک سند ''مظلم'' (اندھیری) ہے۔''

(میزان الاعتدال : 192/1)

سوال: کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک، موئے مبارک اور دیگر آثار کو نگلنا جائز ہے؟

جواب: نگلنا جائز نہیں۔ البتہ ان سے شفا حاصل کی جا سکتی ہے، مثلاً ان کو پانی میں بگو کر پانی پیا جا سکتا ہے، وغیرہ۔ مگر یاد رہے کہ اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار مبارکہ کا وجود نہیں۔ جو لوگ دعویٰ کرتے ہیں، ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں، ان میں اکثر لوگ

جھوٹے ہوتے ہیں۔قرائن اس پر شاہد ہیں۔

(سوال): کیا ہر حلال چیز طیب ہے؟

(جواب): جی ہاں، ہر حلال چیز طیب ہے، مگر ہر طیب حلال نہیں۔

(سوال): انسانی ہڈی پاک ہے؟

(جواب): جی ہاں، انسانی ہڈی طاہر ہے، مگر حلال نہیں۔

(سوال): قیدی قیدخانہ میں جو چیزیں بناتے ہیں، گورنمنٹ انہیں فروخت کر دیتی ہے، اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب): ناجائز اور ظلم ہے۔البتہ اگر قیدیوں کو ان کی مزدوری دی جائے، تو جائز ہے۔

(سوال): کیا پاگل خانے میں موجود افراد سے کام لیا جا سکتا ہے؟

(جواب): جائز ہے۔اس میں ان کا بھی دماغی فائدہ ہے۔

(سوال): اوجھڑی کھانا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے۔کراہت پر کوئی دلیل نہیں۔

(سوال): تفریح کے لیے جھولا جھولنا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے۔

(سوال): کیا عورتیں جھولا جھول سکتی ہیں؟

(جواب): نامحرم سامنے نہ ہوں، تو عورتیں بھی جھول سکتی ہیں۔

(سوال): کسی کافر کے جنازے کے ساتھ چلنا کیسا ہے؟

(جواب): ناجائز ہے۔

(سوال): گردے کھانا کیسا ہے؟

جواب: بلا کراہت جائز ہے۔

سوال: کیا عیسیٰ علیہ السلام جزیہ ختم کریں گے؟

جواب: جی ہاں، عیسیٰ علیہ السلام جزیہ ختم کر دیں گے۔

(صحيح البخاري: 3448، صحيح مسلم: 155)

سوال: کیا عیسیٰ علیہ السلام کا نزول عقیدہ ختم نبوت کے منافی ہے؟

جواب: بالکل نہیں۔

علامہ ابوالعباس قرطبی رحمہ اللہ (٦٥٦ھ) فرماتے ہیں:

''مذکورہ احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ (قربِ قیامت) عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے، یہ اہل سنت کا مذہب ہے۔اس کی دلیل فرمان باری تعالیٰ: ﴿بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ إِلَيهِ﴾ ''بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف اُٹھا لیا۔'' اور کئی صحیح احادیث ہیں۔یہ عقلی طور پر بھی محال نہیں ہے اور نہ عقل اسے رد کرتی ہے، لہٰذا اس پر ایمان لانا اور ان تمام اُمور کی تصدیق کرنا واجب ہے۔ اس بارے میں اہل بدعت کے قول کی کوئی حیثیت نہیں۔نزول عیسیٰ علیہ السلام کی نفی پر ان کا آیت مبارکہ: ﴿وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ ''(محمد صلی اللہ علیہ وسلم) خاتم النبیین ہیں۔''، اسی طرح حدیث مبارک: ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔'' اور اس بارے میں مسلمانوں کا اجماع، نیز اس پر اجماع کہ ہمارے شریعت منسوخ نہیں ہوسکتی، سے استدلال درست نہیں۔یہ تو قیامت تک ثابت شدہ اُمور ہیں، ہم بھی اس کا عقیدہ رکھتے ہیں، کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا مقصد یہ ہوگا کہ آپ علیہ السلام دجال کو قتل کریں، شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا

احیا کریں، احکام شریعت پر عمل کریں، شریعت محمدیہ کے مطابق عدل قائم کریں، کفار پر غلبہ پائیں، عیسائیوں پر ان کی گمراہیاں عیاں کریں اور ان کی بہتان بازیوں سے اعلان برأت کریں۔ پس آپ علیہ السلام خنزیر کو قتل کریں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، جزیہ ختم کر دیں گے اور امت محمدیہ کے امام (مہدی) کی اقتدا میں نماز ادا کریں گے۔''

(المُفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم : 292/7)

سوال: حدیث: ''میری امت کے بہترین لوگوں پر گرمی (غصہ) طاری رہتی ہے۔'' کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

جواب: یہ روایت مختلف طرق سے مروی ہے۔ اس کی تمام کی تمام سندیں ضعیف و غیر ثابت ہیں۔

سوال: کشتی کرنا کیسا ہے؟

جواب: جسم کی ورزش کے لیے درست ہے، البتہ موجودہ دور میں کشتی کے وقت کئی غیر شرعی اُمور سرانجام دیے جاتے ہیں، مثلاً ڈھول، ناچ گانا اور تالیاں سیٹیاں وغیرہ۔ ان سے احتراز ضروری ہے۔

سوال: حدیث: ''جان بوجھ کر بیمار نہ بنو، ورنہ حقیقت میں بیمار ہو جاؤ گے، اپنے لیے قبریں نہ کھودو، ورنہ مر جاؤ گے۔'' کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

جواب: یہ روایت علل الحدیث لابن ابی حاتم (۲۴۸۱) وغیرہ میں آتی ہے۔ یہ روایت محمد بن سلیمان صنعانی کی جہالت کی وجہ سے ضعیف ہے۔

❀ امام ابو حاتم رحمہ اللہ نے اس حدیث کو منکر کہا ہے۔

(علل الحديث لابن أبي حاتم :2481)

سوال: کیا صغیرہ گناہ کا استخفاف کبیرہ ہے؟

جواب: صغیرہ گناہ پر دوام اسے کبیرہ بنا دیتا ہے۔البتہ اگر کوئی صغیرہ گناہ کا استخفاف یا استہزاء کرے، تو یہ حرکت کفر کا باعث بن سکتی ہے۔

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ فرشتوں نے جو آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا تھا، وہ دراصل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ تھا، آدم علیہ السلام محض قبلہ تھے۔اس کی کیا حیثیت ہے؟

جواب: یہ جھوٹ ہے۔قرآن نصوص، حدیث اور اجماع امت کے خلاف ہے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت پیدا نہیں ہوئے تھے۔یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں غلو ہے۔

سوال: انگلیوں کے پوروں پر تسبیح کا کیا حکم ہے؟

جواب: سیدہ یسیرہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے ثابت ہے۔

(سنن أبي داود :1501؛ سنن التّرمذي : 3583؛ وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (842) اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ (تلخیص المستدرک : 547/1) نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (نتائج الافکار:1/84) نے ''حسن'' کہا ہے۔

سوال: کیا جادو برحق ہے؟

جواب: جی ہاں، جادو کی حقیقت ہے۔

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

''ائمہ ثلاثہ کا اجماع ہے کہ جادو کی حقیقت ہے، جبکہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جادو کی کوئی حقیقت نہیں۔''

(تفسير ابن كثير :212/1)

سوال: روایت : ''چار پیغمبر زندہ ہیں، دو زمین میں؛ حضرت خضر والیاس اور دو

آسمان میں؛ حضرت عیسیٰ وادریس۔'' کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

(جواب): چار پیغمبروں کے زندہ ہونے کے حوالے سے دو اسرائیلی روایات آتی ہیں۔ دونوں کی سندیں سخت ضعیف ہیں۔

❀ ایک روایت کعب احبار رحمہ اللہ سے منقول ہے۔

(تاریخ ابن عساکر : 207/9)

سند سخت ضعیف ہے۔

① مکحول شامی کا کعب احبار سے سماع معلوم نہیں۔

② ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن سلیمان خراسانی کی توثیق معلوم نہیں۔

③ ابوحصین، محمد بن اسماعیل بن محمد تمیمی مجہول ہے۔

④ علی بن عاصم واسطی جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

❀ دوسری روایت تفسیر ثعلبی (۲۲/۴۱۸) میں آتی ہے، یہ جھوٹی اور اسرائیلی روایت ہے۔

① احمد بن حسن بن یزید قزوینی، ابن ماجہ کی توثیق نہیں ملی۔

② سعید بن ابی سعید بصری کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

③ علاء بجلی مجہول الحال ہے، سوائے ابن حبان رحمہ اللہ کے کسی نے توثیق نہیں کی۔

④ زید مولیٰ عون طفاوی کون ہے؟ معلوم نہیں۔

⑤ واقعہ کی خبر دینے والا آدمی مبہم و نامعلوم ہے۔

نبی کریم ﷺ سے ایسی کوئی حدیث منقول نہیں۔

(سوال): کیا سیدنا خضر علیہ السلام سے نبی کریم ﷺ کی ملاقات ثابت ہے؟

(جواب): ملاقات نہیں۔ البتہ تمام انبیائے کرام نے بیت المقدس میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز ادا فرمائی ہے۔

(سوال): کیا تکبیر کے بعد ہاتھ باندھنے سے پہلے چھوڑنے بھی چاہیے؟

(جواب): نہیں۔ تکبیر کے بعد ہاتھ بلند کر کے باندھ لینے چاہیے۔ چھوڑنے پر کوئی دلیل نہیں۔

(سوال): امامت کے دوران وضو ٹوٹ گیا، مگر شرم کے وجہ سے مکمل نماز پڑھا دی، کیا حکم ہے؟

(جواب): مقتدیوں کو اعادہ کی ضرورت نہیں۔ البتہ امام سخت گناہ گار بھی ہوا اور اس پر اعادہ بھی ضروری ہے۔